نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

عابد صدیق

مرا یہ اعزاز کم نہیں ہے
کہ میرے ہاتھوں میں وہ قلم ہے جو وقفِ وصفِ صنم نہیں ہے
رہینِ روداد غم نہیں ہے
نہ زلف و عارض کے رات دن ہیں نہ مسکراہٹ کی بجلیاں ہیں
نہ تیغِ ابرو، نہ خارِ مژگاں، نہ تیر نظروں کے بے اماں ہیں
نہ استعاروں کے چیستاں ہیں
میں سوچتا ہوں
میں سوچتا ہوں مرے خدا کا یہ مجھ پہ تھوڑا کرم نہیں ہے
کہ ذکر شعلہ رُخاں سے روشن مری زبان قلم نہیں ہے
مرا یہ اعزاز کم نہیں ہے
سعادت مدحتِ پیمبر
بجز مقدر
سوائے احسان و رحمتِ حق، نصیب کس کا، کسے میسر
یہ محض اُس کے کرم سے ممکن ہے جو ہے ربّ بزرگ و برتر
وگرنہ ہم کیا
بساطِ الفاظ کیا، قلم کیا
عبارت آرائی و بیاں کیا، ہماری تحریر کیا، زباں کیا،
فضیلتِ نطق دے کے ہم کو لیا ہمارا ابھی امتحاں کیا
کریں ہم اُس کی ثناء رقم کیا
بساطِ الفاظ کیا، قلم کیا
میں ڈر رہا ہوں
ثنائے آقائے دو جہاں کی اگرچہ کوشش بھی کر رہا ہوں
میں اس تصور سے کانپتا ہوں، اگر یہ سوچوں کہ مر رہا ہوں
میں اُن کو پہچان بھی سکوں گا؟
سوال مجھ سے اگر یہ ہوگا کہ کون ہیں یہ۔ تو کیا کہوں گا
مرے خدا...... اُف میں کیا کروں گا
مری دعا ہے
سراپا رحمت نبی اُمّی کا واسطہ ہے
مری زباں کو جو ذکرِ آقا سے اے خدا تو نے تر کیا ہے
تُو اس قدر لطف اور فرما
مجھے وہ توفیق دے عمل کی کہ اُن کے رستے پہ یوں چلوں میں
کہ اس سے پہلے کہ کچھ کہوں میں
حضور فرمائیں
''اس کو چھوڑو...... یہ شخص تو میرا اُمتی ہے۔''

(۱۹۷۷ء)